خانوادۂ فریدیہ چشتیہ کی متاعِ گُم گشتہ

حضرت شیخ محمود چشتیؒ

بن

حضرت شیخ بدرالدین سلیمانؒ

بن

شیخ بحر و بر حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ

چمنے کہ تا قیامت گُل او بہار بادا
صنمے کہ بر جمالش دل و جاں نثار بادا

تحقیق و تالیف

محمد اجمل چشتی فاروقی از چشتیاں شریف، ضلع بہاولنگر

خانوادۂ فریدیہ چشتیہ کی متاعِ گُم گشتہ

حضرت شیخ محمود چشتیؒ

بن

حضرت شیخ بدرالدین سلیمانؒ

بن

شیخ بحرو بر حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ

چمنے کہ تا قیامت گُل او بہار بادا
صمنے کہ بر جمالش دل و جاں نثار بادا

تحقیق و تالیف

محمد اجمل چشتی فاروقی از چشتیاں شریف، ضلع بہاولنگر

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمد و نصلی علیٰ رسوله الکریم

نام کتاب : خانوادۂ فریدیہ چشتیہ کی متاع گم گشتہ

حضرت شیخ محمود چشتی رحمتہ اللہ علیہ

مصنف : محمد اجمل چشتی فاروقی

طبع : دوم

تعداد : ایک ہزار

کمپوزر : نظام فرید چشتی

قیمت : تیس روپے

ملنے کا پتہ : مکتبہ چشتیہ فاروقیہ، محمد اجمل چشتی، فرید منزل، چشتیاں شریف، ضلع بہاول نگر

اِنتساب

اے کہ سرمایۂ خوبی بچہ نامت خواہم

بحضور

شیخ بحر و بر حضرت بابا

فریدالدین مسعود

گنج شکر و شکر بار رحمتہ اللہ علیہ

دُو رم بصورت از درِ دولت سرائے دوست
لیکن بجان و دل زمقیمانِ حضرتم

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

برصغیر میں صدیوں پہلے شمع اسلام روشن کرنے والے اور غیر معرُوف و مجہول مقامات پر بغرض تبلیغ دین متین بے خوف وخطر رہائش اختیار کرنے والے سلف صالحین ملت اسلامیہ کے ضیاء بار مینار و منوّر آثار ہیں۔ اس گروہِ قُدسیاں و خاصانِ خدا کا مقصود حیات و مطمح نظر زہد و عبادت، رُشد و ہدایت اور فروغ دین و ملت تھا۔ جس کی تکمیل و ترویج کی خاطر انہوں نے ترکِ وطن کیا، سفری صعوبتیں برداشت کیں، فقر و فاقہ اختیار کیا اور عزیز و اقارب سے دُور و مہجور توّکل بر خدائے بزرگ و برتر دیار غیر میں مقیم ہو گئے کہ

''ہر مُلک مِلکِ ماست کہ مُلکِ خُدائے ماست''

ہندوستان ایک وسیع و عریض خطہ زمین ہے جو قرونِ وسطیٰ میں ان گنت ریاستوں میں بٹا ہوا تھا۔ اور ہندو راجاؤں و ٹھاکروں کے زیر اثر واقتدار تھا۔ اُن کے مقبوضات میں بزرگانِ دین کا دعوت اسلام دینا اور قیام پذیر ہونا ایثار و قربانی و قوت ایمانی کی روشن تماثیل ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ اخیار اُمت نے دیار ہند میں ایسے بے شمار مقامات کو مرکز تبلیغ بنایا اور مدت

العمر دعوت الی الخیراور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا درس دیتے رہے۔

سالارِ جلیل چشتیہ خواجہ خواجگان ،غریب نواز حضرت خواجہ سیّد معین الدین چشتی اجمیریؒ کے ''شہباز لا مکاں'' اور قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی چشتیؒ کے قائمقام شیخ بحر و بر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کا اسم مبارک دیار ہند میں تعمیر ملت و احیاء امت کی خدمات میں چاند سورج کی طرح روشن ہے اور اُن کی صُلبی اور روحانی اولاد نے حرارت ایمانی و جانفشانی سے برصغیر کے طول و عرض میں شمع اسلام فروزاں کر کے کفر و شرک کے تاریک و عمیق گوشے منور کئے ۔فاضل گرامی حضرت خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں۔

''حقیقت یہ ہے کہ بابا فریدؒ نے اپنی رُوحانی عظمت و کردار کی بلندی اور دردمندی خلق سے چشتیہ سلسلہ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے اور اُن کے زمانے میں سلسلے کے اثرات کا دائرہ وسیع ہو گیا۔اُس کے نظامِ اصلاح و تربیت نے ایک مستقل شکل اختیار کر لی اور مریدین کا ایک ایسا طبقہ تیار ہو گیا جس نے ملک کے گوشہ گوشہ میں سلسلہ کی خانقاہیں قائم کر دیں۔'' [1]

اس نظام ''اصلاح و تربیت'' کی قدرے وضاحت اس طرح ہے کہ

[1]: مشائخ چشت۔

آپ کے خلفائے کرام میں سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ دہلی میں مخدوم الکاملین حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابرؒ ہندوؤں کے مذہبی مرکز ''ہردوار'' کے قرب و جوار میں حضرت شیخ منتجب الدین زری زر بخشؒ دیوگر دکن میں حضرت شیخ جمال الدین ہانسویؒ مشرقی پنجاب کے شہر ہانسی میں حضرت شیخ امام علی الحق شہیدؒ سیالکوٹ میں حضرت شیخ داؤد پالہی مئو میں آپ کے فرزندان گرامی میں حضرت شیخ نظام الدین شہیدؒ فریضہ جہاد ادا کرتے ہوئے رنتھمبور موجودہ سوائی مادھو پور بھارت میں حضرت شیخ صدر الدین یعقوبؒ امروہہ بھارت میں اور آپ کے پوتے حضرت شیخ بابا تاج الدین سرور شہیدؒ و حضرت شیخ محمد شہیدؒ شمالی راجپوتانہ کے سرحدی مقام موجودہ چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر میں حضرت شیخ عزیز الدین بن حضرت شیخ صدر الدین یعقوبؒ دیوگیر (دولت آباد) دکن میں اور آپ کے پڑپوتے حضرت شیخ کمال الدینؒ بمقام دھار صوبہ مالوہ بھارت میں حضرت شیخ معز الدین ''معز الملک''[1] شہیدؒ بن حضرت شیخ علاء الدین موج دریاؒ سابقہ نہر والا موجودہ پیران پٹن ضلع میسانہ صوبہ گجرات (بھارت) میں غرضیکہ آٹھ صدیوں کے طویل ترین عرصہ میں شیخ العالم حضرت بابا صاحبؒ کی صُلبی و رُوحانی اولاد کی

[1]: گلزار ابرار ص ۵۳ محمد تغلق نے اپنے شیخ زادہ کو معز الملک کا خطاب دیا۔

تبلیغی واصلاحی مہمات ومساعی بے حد وشمار و بحر بے کنار ہیں اور اسی باعث کہا جاتا ہے کہ

لا شک بزرگان چشت عنبر سرشت را
حقے است قدیم بر ولایت ہند [1]

ترجمہ: بے شک بزرگان چشت عنبر سرشت کو ولایت ہند پر قدیم زمانے سے حق حاصل ہے۔

کتب ملفوظات وتواریخ میں مرقوم ہے کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے دست مبارک پر پاک وہند میں بسنے والی جرأت مند و دلیر اقوام راجپوت، جوہیا، وٹو، کھرل، گوندل، ٹوانہ، شلولی، کندی، کلیرا، منج، ڈھوری، ڈھڈھی، چدھڑ، گجر، ڈوگر، ورک، وڑائچ، رانجھے، جھب، ورہیا، گھیبہ، کھیڑہ، ہراج، وہیر، ڈہنی وال، جاٹ، چوہان، جنہال، جاتل، جیٹھل، نون، چھینہ، میکن، بھٹی، ہانس، کھوکھر، بیٹو، مشرف باسلام ہوئیں۔مولانا سیّد ابوالحسن ندویؒ لکھتے ہیں۔

''جس طرح حضرت خواجہ معین الدینؒ ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کے مؤسس وبانی ہیں۔ خواجہ فریدالدینؒ اس کے مجدد اور اس سلسلہ کے آدم ثانی ہیں۔'' [2]

[1]: دعوت عزیمت ص ۲۹ بحوالہ مولانا غلام علی آزاد۔
[2]: تاریخ دعوت عزیمت ص ۳۶ مرتبہ مولانا سیدابوالحسن ندوی۔

حضرت باباصاحبؒ کی اولاد امجاد و خلفاء کرام و مریدین کے حسنات کا روسوانح حیات مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب کی زینتِ اوراق ہیں۔ مگر بعض غیر معروف مقامات پر ایسی قابل ذکر ہستیاں مدفون ہیں جو آج تک مؤرخین و مؤلفین ملفوظات سے مستور ہیں۔ تاہم مقامی آبادی نسل در نسل ان سے متعارف و مستفیض ہے اور سینہ بسینہ روایات اُن کی عظمت و فضیلت کی شاہد و مشہود ہیں۔

مثال کے طور پر صوبہ سندھ کے شہر چمبڑ [1] ضلع ٹنڈو اللہ یار سے بجانب جنوب چار میل کے فاصلہ پر آثار قدیمہ میں حضرت شاہ عبدالمجید المعروف شاہ بجید کا مزار شریف ہے جو مخدوم الکاملین حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر چشتیؒ کے چچیرے بھائی مشہور ہیں۔ اور زیارت گاہِ خلق ہیں۔ لاہور سے قصور جاتے ہوئے گیارہ میل کے فاصلہ پر سڑک کے بائیں کنارے حضرت شاہ محمود چشتیؒ کا مزار شریف ہے۔ جنہیں حضرت بابا صاحبؒ کا خلیفہ مجاز بیان کیا جاتا ہے۔ ضلع شیخوپور کی تحصیل ننکانہ موس مڈھے میں حضرت شیخ موہریؒ کا مزار شریف ہے جو حضرت بابا صاحبؒ سے فیض یافتہ ہیں۔ اُن کی بارے میں روایت مشہور ہے کہ وہ ابتداً ایک چرواہے

[1]: روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ 25-07-2001 ص ۲ مضمون نگار شاہد اقبال صدیقی۔

تھے۔اُنہوں نے حضرت باباصاحبؒ کو چلہ معکوس کرتے دیکھا تو غلبہ شوق و عقیدت سے ایک رسّی اپنے دونوں پاؤں میں باندھ کراسی مقام پرآویزاں ہو گئے اور بفضل حق تعالیٰ منزل آشنا ہوئے۔اُن کا ذکر خیر زبانی روایات میں بہت ہے مگر کتابوں میں نہیں۔چشتیاں شریف میں خواجہ خواجگان غریب نوازؒ کے خواہر زادہ حضرت سیّد چراغ الدین شاہ ہراتیؒ کا مزار پُرانوار ہے۔جن سے بہت کم لوگ واقف ہیں اوراُن کا ذکر خیر کتابوں میں بھی کم ازکم پایا جاتا ہے۔

آٹھویں صدی ہجری کے وسط میں صاحب سیر الاولیاء اپنے مشاہدات و خانوادۂ فریدیہ کی ہمہ گیر وسعت پذیر تبلیغی خدمات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"آپ کے (یعنی حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے پوتے اور نواسے اس کثرت سے ہیں کہ مشرق سے لے کر مغرب تک عالم کو گھیرے ہوئے ہیں اور دنیا کا ہر گوشہ اُن کے قیام کی روشنی سے منوّر رہے اور زمانے کو اپنی حمایت میں لئے ہوئے ہیں۔لیکن ان میں سے چند صاحبزادوں، پوتوں اور نواسوں کے مناقب و کرامات کا تذکرہ اس کتاب (سیر الاولیاء) میں لکھا جاتا ہے۔اُن میں سے بعض سلطان المشائخ (حضرت خواجہ نظام الدینؒ) کی زیر

نگرانی پرورش پاتے رہے یا کاتبِ حروف ان بزرگوں میں سے جن کی خدمت میں رہا ہے۔" [1]

آج ہم جس مستورالاحوال بزرگ ہستی کا ذکر خیر کرنا چاہتے ہیں۔وہ خانوادۂ فریدیہ کے چشم و چراغ یعنی شیخ العالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے پوتے اور حضرت شیخ بدر الدین سلیمانؒ سجادہ نشین اوّل پاکپتن شریف کے تیسرے فرزند حضرت شیخ محمودؒ ہیں۔جنہیں اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت [2] ملا اور وہ بسلسلہ تبلیغِ اسلام کھائی کھچیاں کے مقام پر فائز ہوئے۔

کھائی کھچیاں [3] پاکپتن شریف سے ملتان شریف جانے والی شاہراہ پر دریائے ستلج کے دائیں کنارے چوہان راجپوتوں کی ایک گوت کھچی کی مقبوضہ جاگیر تھی۔جس کی حدود تقریباً موجودہ ضلع وہاڑی کی تحصیل میلسی پر محیط تھیں اور اُس کے حکمران کا نام سخی دلیل خاں تھا۔مؤلف کتاب "پوٹھوہار" عزیز ملک صاحب نے لکھا ہے۔

"پوٹھوہار میں راجپوت خاصی تعداد میں آباد ہیں اُن میں چوہان، گوندل، جنجال، جاتل اور جیٹھل شامل ہیں۔ایک روایت کے مطابق اُن

[1]: سیر الاولیاء۔
[2]: جواہر فریدی۔
[3]: کھائی کھچیاں، بمرور زمانہ کھائی شیرن شاہ مشہور ہے۔

کے اجداد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔"

حضرت شیخ محمودؒ کے حلقہ تبلیغ میں چونکہ چوہان راجپوت آباد تھے۔ لہٰذا اُن کا سربراہ سخی دلیل خاں یقیناً حضرت بابا صاحب کا عقیدت مند تھا۔ اس علاقہ میں شیخ العالم حضرت بابا صاحبؒ کے حکم پر حضرت شیخ محمودؒ نے مستقل طور پر سکونت اختیار کر لی اور رُشد وہدایت کی مسند بچھائی، نومسلم راجپوتوں کو امورِ شریعت سے واقفیت اور فقہ واصول سے آگاہ فرمایا۔ سخی دلیل خاں کے نزدیک اُن کی بڑی قدر ومنزلت تھی مگر غیر مسلم راجپوتوں کو آپ کا قیام ناگوار گزرا اور وہ آپ کو اس علاقہ سے ترکِ سکونت پر مجبور کرنے لگے اور ایک دن مبینہ طور پر یکجا ہو کر آپ کو اس علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ خدا کی قدرت سے اُسی رات مخالفین کا گروہ پیٹ کے درد میں مبتلا ہوا اور علی الصبح حضرت شیخ محمودؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے اور شفایاب و تائب ہو کر حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور حضرت شیخؒ سے مشرف بیعت ہوئے۔ اس علاقہ میں دیگر اقوام راجپوت کے علاوہ بھابھہ راجپوت بھی آپ کے دستِ مبارک پر مشرف با اسلام ہوئے۔

حضرت شیخ محمود چشتی فاروقیؒ جواں سال اور خوب رُو تھے۔ ایک روحانی

اشارے سے بھابھہ خاندان کی ایک نیک سیرت وخوبصورت خاتون اطول بی بی سے آپ کی شادی ومناکحت ہوئی۔آپ نے جاگیروں سے اجتناب کی چشتیہ روایت پر عمل کرتے ہوئے سلاطین دہلی وصوبیدار ملتان کی نذر کردہ ایک سوبیس مربعہ اراضی کی جاگیر اپنے سسرال کے سپرد [۱] کر دی۔ بروایت صاحب جواہر فریدی [۲] آپ کے دو فرزندان گرامی اور ایک دختر نیک اختر تھیں۔فرزند اوّل شیخ داؤد اور فرزند دوم شیخ نصیرالدین تھے (جن کے مزارات آپ کے روضہ میں آپ کے مزار شریف کے دائیں وبائیں ہیں) اور دختر نیک اختر کا نام بی بی عزیزہ عرف بی بی سلیمہ ہے۔شیخ داؤد آپ کے سجادہ نشین اوّل تھے۔اُن کے بعد شیخ رفیع الدین المعروف شیخ خواجہ سجادہ نشین ہوئے اور اُن کے بعد شیخ زین العابدینؒ سجادہ نشین اور اُن کے بعد شیخ شاہ جہانؒ سجادہ نشین ہوئے۔

صاحب جواہر فریدی کی نگارشات سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ کی تیسرے سجادہ نشین حضرت شیخ زین العابدین کی پیدائش اسی علاقہ [۳] میں ہوئی۔اور وہ اپنے والد حضرت شیخ رفیع الدینؒ کے انتقال کے بعد یہاں سے ترکِ سکونت کر کے دہلی تشریف لے گئے اور وہاں کے بادشاہ دہلی کی دختر نیک اختر [۴] سے ان کی شادی ومناکحت ہوئی۔اس زوجہ عفیفہ سے ایک لڑکا

---

[۱]: بروایت نور محمد خان صاحب بھابھہ رئیس موضع ملکو [۲]: صاحب جواہر فریدی مولانا علی اصغر چشتی بن شیخ مودود بن شیخ محمد بن شیخ عبدالجلیل بن شیخ عبداللہ بن شیخ جلال الدین بن شیخ حسام الدین بن شیخ شاہ جہان بن شیخ زین العابدین بن شیخ رفیع الدین المعروف شیخ خواجہ بن شیخ داؤد بن شیخ محمود بن شیخ بدرالدین سلیمان بن شیخ بحرو بر حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر۔ [۳]: جواہر فریدی بلدہ پاکپتن [۴]: جواہر فریدی۔

پیدا ہوا اور وہ اُس کے بعد بقضائے الٰہی فوت ہوگئیں۔اُن کی وفات کے بعد حضرت شیخ زین العابدین اپنے مریدوں کی ایک جماعت کے ہمراہ حرمین الشریفین چلے گئے ۔ دوران قیام حرمین الشریفین متعدد بار حج مبارک کی سعادت حاصل کی اور مدینہ منورہ کی حاضری میں بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اشارت وبشارت رُوحانی ہوئی کہ:

'' کارت بکمال رسید الحال باذن ماجہتہ تکمیل ناقصاں و ارشاد گمراہاں بموضع بہدالی کہ کفرستان محض است نقل کن و آں بے دنیاں را براہ آر''[1]

ترجمہ: ''تیرا کام کمال کو پہنچا اب ہمارے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حکم سے (دیار ہند کے) موضع بھدالی میں جو محض کفرستان ہے۔ (وہاں) ناقصوں و گمراہوں میں رُشد و ہدایت کے لئے جا اور ان بے دینوں کو راہ راست پر لا۔''

حضرت شیخ زین العابدین حرمین الشریفین سے واپس ہندوستان آئے اور متاہل ہو کر بھدالی کی گلیوں اور محلوں میں آپ در بدر جاتے تلقین و ہدایت فرماتے۔ دوران گشت با آواز بلند اذان کہتے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتے۔ آپ کے اس عمل سے اور لوگوں کی کثرت قبولیت اسلام سے بھدالی کا لکھن نامی ہندو

[1]: جواہر فریدی فارسی۔

سردار بُغض وحسد کی آگ میں جلنے لگا اور ایک دن چھری کے وار سے آپ کو شہید کردیا۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت ہے نہ کشور کشائی

بوقت شہادت آپ کی عمر ایک سو پینتالیس ۱؎ سال تھی۔ بھدالی اور اس کے گردونواح میں کثیر تعداد میں لوگ آپ کے دست مبارک پر مسلمان ہوکر حلقہ ارادت میں داخل ہو چکے تھے۔ آپ کی شہادت کے بعد آپ کے فرزند شیخ شاہ جہان بھدالی میں قائمقام وسجادہ نشین ہوئے اور اس طرح حضرت شیخ محمودؒ کے سجادہ نشینان اور اُن کے خاندان کے بیشتر افراد موضع ملکو تحصیل وضلع وہاڑی سے ترکِ سکونت کرکے بروایت مؤلف کتاب جواہر فریدی مولانا علی اصغر چشتی سنہ تالیف ۱۰۳۳ھ بمقام بھدالی، بدایوں، گوالیر، سہسرانو اور دریائے چناب کی مزروعات پر آباد ہوگئے۔ عہد جہانگیر کے صاحب تصانیف بزرگ حضرت مولانا علی اصغر چشتی بدایونی آپ کی اولاد سے تھے۔ اُنہوں نے حضرت دیوان نصیر الدین المعروف شیخ محمد (وصال ۵۔صفر ۱۰۸۳ھ) سجادہ نشین پاکپتن شریف کی فرمائش پر ایک کتاب موسُومہ جواہر فریدی مرتب

۱؎ جواہر فریدی

کی تھی۔ مگر وہ اُس دور میں بھی اپنے جد محترم حضرت شیخ محمودؒ کے مزار شریف اور اُس کے محل وقوع سے بے خبر تھے۔ اس لئے اُن کے ذکر خیر میں اُن کے مزار شریف کی نشان دہی نہ کر سکے۔

حضرت شیخ محمودؒ گرد ونواح میں پیر محمود چشتیؒ مشہور ہیں۔ حضرت بابا صاحبؒ سے آپ کے نسبی تعلق کا ہر شخص معترف ہے۔ مگر شجرہ نسب کے درمیانی واسطوں سے ناواقفیت کے باعث کوئی آپ کو حضرت بابا صاحبؒ کا بیٹا اور کوئی پوتا کہتا ہے۔ محرم الحرام کی پانچ و چھ تاریخ کو آپ کے مزار شریف پر زائرین کا ہجوم ہوتا ہے اور بعد نماز عشاء رسم بہشتی دروازہ ادا کی جاتی ہے۔

تغیر حالات و امتداد زمانہ سے حضرت شیخ محمودؒ کا مزار خانوادۂ فریدیہ میں مفقود الخبر رہا۔ اسی باعث ہمارے ایک بزرگ حضرت پیر محمد حسین چشتی پاکپتنی نے تیرھویں صدی ہجری کے آخری عشرہ میں لکھا کہ حضرت شیخ محمودؒ قبرستان شہداء پاکپتن شریف میں روضہ حضرت شیخ مودودؒ میں مدفون ہیں[1] اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کے روضہ میں اُن کے برادر حقیقی حضرت شیخ احمدؒ اُن کے ایک بیٹے اور ایک بھتیجے کے مزارات ہیں۔ راقم الحروف نے حضرت دیوان محمد اشرفؒ (وصال ۵۔ ذیقعد ۱۱۲۲ھ) کے دور میں لکھے ہوئے ایک

---

[1]: جواہر فریدی مطبوعہ ۱۳۰۱ھ ص ۳۳۱۔

شجرہ نسب میں پڑھا تھا کہ حضرت شیخ محمودؒ کا مزار شریف ''کھائی'' میں ہے اور ہمارے شجرہ نسب میں بھی آپ کا مزار شریف ''کھائی'' میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد گلزار فریدی فارسی کے قلمی نسخہ مرتبہ حضرت مولانا گل محمد چشتی شیرویؒ میں قدرے وضاحت سے لکھا ہوا پایا کہ آپ کا مزار شریف کہائی کچیاں (کھائی کھچیاں) میں ہے۔ تیس سال کے عرصہ میں کھائی نام کے متعدد قصبات تلاش کئے جن میں کھائی ضلع خوشاب، کھائی ضلع سیالکوٹ اور بھارت کے قصبہ کھائی ضلع فیروز پور تک بذریعہ خط وکتابت رسائی حاصل کی اور اس کے علاوہ کھائی نام کے دوسرے بہت سے مقامات بھی دریافت کئے مگر گوہر مقصود نہ ملا۔

''میں کہاں کہاں نہ پہنچا تیری دید کی لگن میں''

اپنی تصنیف کتاب موسُومہ ''تاج العارفین'' کے حاشیہ پر بھی لکھا ''کھائی کھچیاں'' نام کا گاؤں اور حضرت شیخ محمودؒ کا مزار بہت تلاش کیا ہے۔ مگر معلوم نہیں ہوسکا۔

راقم الحروف پیر گلاب علی چشتی ولد پیر محمد زمان چشتی سکنہ پیر سکندر تحصیل وضلع بہاولنگر کا تہہ دل سے شکر گذار ہے کہ اُنہوں نے ایک سال پہلے

بندۂ ناچیز سے کہا کہ میں نے ''تاج العارفین'' کا حاشیہ پڑھا ہے۔ خانوادۂ فریدیہ کی جس متاع گُم گشتہ کو ایک مدت سے آپ تلاش کررہے ہیں۔ اُن کے ہمنام چشتی بزرگ موضع ملکو تحصیل میلسی ضلع وہاڑی میں مدفون ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے میں وہاں ایک کام کے سلسلہ میں گیا تھا اور اُن کی زیارت سے شرفیاب ہوا ہوں۔ اور وہ یقیناً حضرت شیخ محمودؒ بن حضرت شیخ بدرالدین سلیمانؒ بن شیخ العالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ ہیں۔

یہ نوید رُوح پرور و مسرت افزا سن کر اگلے دن راقم الحروف چند ساتھیوں کے ہمراہ چشتیاں شریف سے براہ سیفن و میلسی متر ُو روڈ پر سفر کرتے ہوئے میلسی سے دس کلومیٹر کے فاصلہ پر نہر کا پل عبور کرنے کے بعد بائیں جانب موضع ملکو میں داخل ہوا اور حضرت شیخ محمودؒ کی حدود قبرستان سے گزرتا ہوا آپ کے مزار شریف تک جا پہنچا اور روضہ شریف کے جنوبی دروازہ سے داخل ہوکر فرط جذبات سے پائنیتی کی جانب مزار شریف سے لپٹ گیا۔

ایصال ثواب کے بعد میں نے عرض کیا بابا! مجھے آپ نے تیس سال تک کیوں اپنے سے دُور رکھا، اس پردہ داری میں کیا مصلحت تھی۔ شاید میں خطا کار اس لائق نہ تھا یا آپ تشہیر و تعارف کو پسند نہ فرماتے تھے؟ محسوس ہوا

کہ باباجیؒ صرف مسکراتے ہیں اور کوئی جواب نہیں دیتے البتہ اس ساعت سعید میں بڑے باباجیؒ کا فرمان یاد آ گیا۔

ہر کہ در نام و آوازہ است

خانہ او بیرون دروازہ است

ترجمہ: جو نام ونمود وشہرت کا خواستگار ہے۔ وہ بیرون دروازہ آویزاں اشتہار ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿مزید تحقیق﴾

حضرت شیخ محمودؒ کی زیارت سے شرفیاب ہوکر راقم الحروف موضع ملکو کے نواحی موضع سرگانہ کے رئیس محمود خاں صاحب کھچی سے ملا اور اپنی رُوداد بیان کی اُنہوں نے کہا کہ ہمارے مورث اعلیٰ سخی دلیل خاں اور حضرت شیخ محمود چشتیؒ شاید مغلیہ دور حکومت کی شخصیات ہیں۔ میں نے کہا میرے جد محترم حضرت شیخ بابا تاج الدین سرورؒ مؤسس و بانی چشتیاں شریف اور حضرت شیخ محمد شہیدؒ، حضرت شیخ محمودؒ، حضرت شیخ علاء الدین موج دریاؒ سجادہ

نشین دوم پاکپتن شریف ، حضرت شیخ مودودؒ اور حضرت شیخ احمدؒ چھ بھائی ہیں
اور میں بلحاظ شجرہ نسب حضرت بابا تاج الدین سرور شہیدؒ سے انیسویں پشت
ہوں ۔ اگر آپ کا خاندانی شجرہ نسب موجود ہے تو آپ شجرہ لا کر خود شمار کر لیں
آپ یقیناً سخی دلیل خاں سے اٹھارویں یا اُنیسویں پشت ہوں گے اور اس
لحاظ سے سخی دلیل خاں ساتویں صدی ہجری کی ترک و خلجی سلاطین دہلی کے ہم
عصر تھے ۔

محمود خاں صاحب کے برادر بزرگ اپنا شجرہ نسب لے آئے اور ایک
ایک کر کے اپنے بزرگوں کے پشت در پشت نام پڑھتے اور گنتے گئے تو ثابت
ہوا کہ محمود خاں صاحب اور اُن کے برادر بزرگ سخی دلیل خاں سے اٹھارویں
پشت ہیں اب اس کے بعد مزید تحقیق کی ضرورت نہ تھی ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ روضہ شریف ﴾

۲۰۰۳ء میں راقم الحروف کی اوّلین حاضری کے وقت آپ کا روضہ
عالیہ تغلق دور کے فنِ تعمیر کا نمونہ تھا جس کی بالائی سطح پر بالخصوص شیشم کی لکڑی

استعمال ہوتی ہے۔ روضہ شریف کی دیکھ بھال کے لیئے بروئے جمبندی
۹۷۔۱۸۹۸ء موضع ملکو تحصیل وضلع ملتان از اجناس خریف وربیع فی چاہ تین
ٹوپہ لگان موسومہ چراغی وصول کیا جاتا تھا اور موضع ملکو سیلابی نالہ دیوان واہ
سے سیراب ہوتا تھا۔ امتدادِ زمانہ سے آپ کا روضہ وگنبد عالیہ شکست وریخت
کا شکار ہو کر حال ہی میں منہدم ہو گیا۔ سابقہ بنیادوں پر روضہ شریف کی تعمیرِ نو
میں میاں نور محمد صاحب بھابھہ رئیس موضع ملکو کی مساعی جمیلہ اور مصارف کثیرہ
کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا
فرمائے۔ آمین۔

روضہ مقدسہ میں حسب سابق تین مزارات ہیں ۔ درمیان میں
حضرت شیخ محمود چشتیؒ فاروقیؒ ابن حضرت شیخ بدرالدین سلیمانؒ (سجادہ نشین
اوّل پاکپتن شریف) ابن شیخ العالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر چشتی
فاروقیؒ کا مزار منوّر آثار ہے۔ اور اُن کے پہلو میں دائیں جانب اُن کے
فرزند اوّل حضرت شیخ داؤد چشتی فاروقیؒ اور بائیں جانب فرزند دوم حضرت
شیخ نصیرالدین چشتی فاروقیؒ کے مزارات ہیں۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قبرستان

ملحقہ قبرستان کا رقبہ سالہا سال کی قطع و برید کے بعد اس وقت بروئے جمعبندی ۱۹۸۲ء تعدادی ۱۴ مرلہ ۳۳۵ کنال مقبوضہ اہل اسلام ہے۔ اس میں پیلو کے قدیم اشجار سایہ دار پھیلے ہوئے ہیں۔ بالعموم قبرستان عبرت نشان وفکر انگیز ہوتے ہیں۔ مگر اس قبرستان میں ایک کیف و سرور ہے۔ یکسوئی و گوشہ گیری کے لیے موزوں اور خلوت و عبادت کے لیے پُر کشش مقام ہے اور شیخ الاسلام و المسلمین حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے پوتے اور شیخ المشائخ حضرت شیخ بدر الدین سلیمانؒ کے فرزند سوم حضرت شیخ محمودؒ کی روحانیت کی خوشبوئے دلآویز اس شہر خموشاں پر محیط و مشک بار ہے۔

معدن علم و فضل گنج گہر
مدفنِ اولاد حضرت گنج شکرؒ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ذکر طوطی ہند شام وسحر قطب عالم فرید، گنج شکر
نام آں قطب وِرد جانوراں حرز جان و امان آدمیاں
خاک از و خلعتِ شکر دارِز زاں نمک لذتِ شکر آرد

(کلام حضرت عبداللہ خویشگی قصوری)

ترجمہ:

شام وسحر طوطی ہند کا یہ ذکر ہے کہ بابا فرید گنج شکر و قطب عالم ہے
اس قطب کا نام جانوروں کا وِرد ہے اورانسانوں کیلیئے باعث امان وحرز جان ہے
خاک اس کی بدولت شکر کا لباس پہنتی ہے اور نمک میں شکر کی لذت آ جاتی ہے

کان نمک جہاں شکر شیخ بحر و بر
آں کز نمک شکر کند و از نمک شکر

(کلام بیرم خاں خانخاناں)

ترجمہ: حضرت بابا فریدؒ کان نمک جہاں شکراور خشکی وتری کے شیخ ہیں آپ اس ہستی کے مالک ہیں جوشکر کونمک اورنمک کوشکر میں تبدیل کر دیتی ہے۔

السلام و علیکم
امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہوں گے
اس کتاب کو پی ڈی ایف کرنے کا مقصد
فی سبیل اللہ فراہم کرنا ہے لہذا اس سے
تجارتی مقصد نہیں ہے اس کو پڑھ کر
آگے سنڈ کریں اور اس بندہ ناچیز کو
اپنی دعاوں میں یاد رکھیں

pdf by
خلیفہ مدنی تونسوی
تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی
خان پاکستان
+923321717717

ذکر طوطی ہند شام و سحر قطب عالم فرید گنج شکر
نام آں قطب ورد جانوراں حرز جان و امان آدمیاں
خاک ازو خلعت شکر دارد زاں نمک لذت شکر آرد

(کلام حضرت عبداللہ خویشگی قصوریؒ)

ترجمہ

شام و سحر طوطی ہند کا یہ ذکر ہے بابا فرید گنج شکرؒ و قطب عالم ہے
اس قطب کا نام جانوروں کا ورد ہے اور انسانوں کے لیے باعث امان و حرز جان ہے
خاک اس کی بدولت شکر کا لباس پہنتی ہے اور نمک میں شکر کی لذت آجاتی ہے

دلم بربود از سینہ یکے مہروئے اجودھن زگردش چرخ بر گردد بہ بیند قمر افتد
تو آں گنجے کہ جم را بر جمالت گر نظر افتد ہوائے کشور و جاہش بیک ساعت ز سر افتد
زتلخی ہائے رنج و کلفت دوراں شوم ایمن اگر چشم عنایت سوئیم از گنج شکر افتد

(کلام قمر امرتسری)

نظر فرید سخی سوہنے دی قسمت نوں چمکاوے
کوئی بنے محبوب الٰہی کوئی صابر بن جاوے

(کلام جسٹس (ر) محمد الیاس صاحب)